



## سوال

(199) دسویں ذوالحجہ کو اعمال حج کی ترتیب

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حاجی کے لئے دسویں ذوالحجہ کو اعمال ادا کرنے کی کیا ترتیب ہے، اگر کسی وجہ سے یہ ترتیب برقرار نہ رہ سکے تو اس کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے، کتاب و سنت میں اس کے متعلق کیا ہدایات ہیں، وضاحت سے لکھیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو یوم النحر ہوتا ہے یعنی اسے قربانی کا دن کہا جاتا ہے، اس دن اعمال کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے جمرہ عقبہ جسے بڑا شیطان کہا جاتا ہے اسے سات الگ الگ کنکریاں ماری جائیں اور پھر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہا جائے جیسا کہ حدیث میں اس کی صراحت ہے۔ [1]

اس کے بعد اگر قربانی کرنا ہے تو اسے ذبح کیا جائے کیونکہ قربانی صرف حج تمتع یا قرآن کرنے والے پر فرض ہے۔ قربانی سے فراغت کے بعد بال منڈوانے یا انہیں چھوٹا کرانے لیکن بالوں کا منڈوانا زیادہ بہتر ہے، اس کے بعد مکہ جا کر طواف افاضہ کرے جسے طواف زیارت بھی کہا جاتا ہے۔ اس ترتیب کو ملحوظ رکھنا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے اعمال حج ادا کئے تھے لیکن اگر کسی نے یہ ترتیب برقرار نہ رکھی تو اس کی تلافی کے لئے کوئی قربانی دینا ضروری نہیں ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں لوگوں کو ان کے سوالات کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے کہا: میں نے قربانی سے پہلے حلق کر دیا ہے، آپ نے فرمایا: اب قربانی ذبح کر دو، کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے نے کہا: میں نے جمرہ کو کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر دی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ اس دن تقدیم و تاخیر کے متعلق آپ سے جو بھی سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: اب کر لو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [2]

بہر حال مذکورہ ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے لیکن اگر کسی وجہ سے تقدیم و تاخیر ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق ایک عنوان میں الفاظ قائم کیا ہے: ”جب شام کے بعد رمی کرے یا بھول کر یا جہالت کی وجہ سے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا دے تو کوئی حرج نہیں۔“ [3]

[1] صحیح البخاری، الحج، ۵۰: ۱۔

[2] صحیح البخاری، العلم: ۸۳۔

[3] صحیح البخاری، الحج باب ۱۳۰۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 199

محدث فتویٰ